انتظار

منصور   جبار   یوسف

A   B منفی   C

ایک معتدل مزاج - ایک غصیلہ (جزباتی) - ایک بھولا مثبت

سب کپڑے سفید۔ A اور C کے سینے پہ سرخ داغ نمایاں

A لیٹا ہے۔ B غصے میں ادھر اُدھر چکر کاٹ رہا ہے۔ ایک دروازے سے C لڑھکتا ہوا ~~[illegible]~~ اندر داخل ہوتا ہے۔ جیسے دھکیلا گیا ہو۔ اُس کے پیچھے دروازہ ایک زوردار آواز کے ساتھ بند ہو جاتا ہے۔ دروازہ بند ہونے کی آواز سے A اُٹھ بیٹھتا ہے اور B ٹھہر جاتا ہے۔ C stable ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔ A اور B کو دیکھتا ہے، وہ دونوں C کی طرف دیکھتے ہیں۔ C چاروں طرف نظر دوڑاتا ہے۔ پھر کچھ دیر بعد پوچھتا ہے

C: یہ کون سی جگہ ہے؟

A: (واپس لیٹتے ہوئے) انتظار گاہ

B: (A کی طرف منہ کر کے چلاتا ہے) آآآغ۔ مجھے نفرت ہے اس لفظ سے۔ کس کا انتظار، کیسا انتظار؟ آخر کب ختم ہوگا یہ سب؟

C: کیسی انتظار گاہ؟

A: پتہ نہیں (C A کی طرف بڑھتا ہے۔ C کو آتا دیکھ کر A اٹھ جاتا ہے)

C: یہ اتنا غصے میں کیوں ہے؟ (مدھم آواز میں)

A: یہ کافی دیر سے یہاں ہے۔

B: (تقریباً چلاتے ہوئے) ہم یہاں کیوں ہیں؟ یہ کیسی انتظار گاہ ہے جہاں کوئی Reception ہے نہ کوئی عملہ۔ ہم کب تک یہاں رہیں گے؟

C: (تسلی کے انداز میں) فکر نہ کرو۔ ہم اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔

B: (بھڑکتے ہوئے) فکر نہ کرو؟ ~~تم آخر~~ ~~تمہیں~~ تمہیں کچھ معلوم نہیں۔ تم تو خود ابھی آئے ہو۔ میں جانے کتنے سالوں سے یہاں ہوں...

A: (مطمئن انداز میں) لیکن میں تو تم سے بھی پہلے سے یہاں ہوں۔

B: (A کو ڈانٹتے ہوئے) تم چپ رہو۔ میں تنگ آچکا ہوں تم سے۔

A: sorry bro (C ~~آسمان~~ اوپر کی طرف دیکھتا ہے)

B: بکواس بند کرو

C: (اوپر ہی دیکھتے ہوئے) غصہ کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اگر ہم...

B: (C کی بات کاٹتے ہوئے) اگر ہم کیا؟ کوئی جن قابو کر لیں جو ہمیں اڑا کر یہاں سے لے جائے؟ (B بھی C کو دیکھ کر نظریں اوپر اٹھا لیتا ہے۔ پھر A بھی

C: (برستور اوپر دیکھتے ہوئے) یہ کیسی عجیب چھت ہے۔

A: (اطمینان سے) یہ چھت نہیں ہے. یہ آسمان ہے. اسے جتنی دیر دیکھتے رہو گے یہ دُور ہوتا جائے گا. اوپر - اوپر - اور اوپر ---

B: بکواس بند کرو گھٹیا فلسفی

C: (اچانک حیرت سے) ارے آسمان سیاہ ہو گیا. (Dim the lights)

A: ہے نہ مزے کی بات؟ (C کے قریب جاکر ہاتھ ملاتا ہے) میرا نام A ہے۔

C: یہ تو پھر سے روشن ہو گیا. (مسکراتے ہوئے) میرا نام C ہے مل کر خوشی ہوئی

A: وہ دیکھو۔ مزید روشن ہو گیا ہے. (Increase light)

B: سٹھیا گئے ہو کیا؟ یہ تم دونو کر کیا رہے ہو؟ چاہلو

A: (C کو آسمان دکھاتے ہوئے) وہ دیکھو وہ دیکھو۔ پھر سیاہ ہو گیا.

C: (ادھر ادھر دیکھتے ہوئے) ہم اپنے ماحول کا جائزہ لے رہے ہیں. شاید اس طرح یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ مل جائے.

B: اس سب کا کوئی فائدہ نہیں. ہم سب کر کے دیکھ چکے ہیں.

C: لیکن ہم یہاں پہنچے کیسے؟

A: Good Question. یہ سوال پوچھنا ہی ہمیں اس مشکل کا حل دے گا.
(جاندار آواز)
سوال اٹھانے کی آزادی ہی حقیقی آزادی ہے / سب کچھ ہے

Freedom to question is freedom to breathe.

Pause to see if audience applauds.

B: سُقراط کا چیر

C: مجھے لگتا ہے جیسے کسی نے مجھے اس دروازے سے اندر دھکیلا ہو.
وہ کون تھا؟ آپ کو یاد ہے اس دروازے کے پیچھے کیا تھا؟

A: نہیں ہمیں بھی بس اتنا ہی پتہ ہے کہ کسی نے اس دروازے سے اندر دھکیل دیا

C: اچھا آپ لوگوں کو یہاں پہنچنے سے پہلے آخری چیز کیا یاد ہے؟

B: سکندر. پتہ نہیں کیوں جب سے میں یہاں ہوں بار بار اس کا چہرہ نظروں کے سامنے آتا ہے. ضرور اُس کا اس سب سے کچھ لینا دینا ہے.

A: مجھے بھی سکندر یاد ہے. وہ ~~میری پارٹی~~ میرا لیڈر تھا.

C: ہاں سکندر تو مجھے بھی یاد ہے. اُس نے مجھ سے بات بھی کی تھی. (خوشی سے)

B: ضرور اسی نے ہم سب کو یہاں پہنچایا ہے. وہ اچھا آدمی نہیں تھا.

A: لیکن اُس نے تو میری مدد کی تھی.

B: مرد کی تھی؟ سکندر نے؟

A: ہاں ہاں۔ اُس نے میرے بھائی کو نوکری دلوائی۔ میری بیٹی کی تعلیم کے لئے وظیفہ مقرر کیا۔ میرے ماں باپ کو ایک لاکھ روپیہ دینے کا اعلان کیا۔

B: لیکن تمہیں کیا دیا اس نے؟

A: (کچھ سوچنے کے بعد) کچھ بھی نہیں۔

C: یہ موڑ کے ساتھ آسمان کا رنگ بدلنا مجھے بہت حیران کر رہا ہے۔ ہم اسے کتنا روشن کر سکتے ہیں؟

B: ہم اسے کتنا تاریک کر سکتے ہیں؟

C: مجھے روشن آسمان پسند ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ہمارے لئے اچھا ہوگا۔

A: ہم مثبت سوچ سے اور اچھے رویے سے اسے مزید روشن کر سکتے ہیں۔

B: (طنزاً) ہاں ہاں آؤ عید ملیں۔ خوشیاں منائیں۔ ہونہہ۔ مثبت سوچ۔ اچھا رویہ۔ ہم ایسے کیوں نہ کریں کہ میں اس کرسی سے تمہیں مار مار کے مار ہی دوں۔ یہ مسلسل بکواس تو بند ہو۔ (کرسی اٹھا کر A کی طرف بڑھتا ہے) CA کے پیچھے چھپتا

C: حوصلہ B حوصلہ۔ صبر (B کو اپنی طرف آتا دیکھ کر) رُکو۔ رُک جاؤ۔ دیکھو میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا

B: (کرسی ہوا میں لہرا کر غصے سے) میں تنگ آچکا ہوں اس جگہ سے، مستقل ٹھہراؤ سے، سکوت سے، یکسانیت سے۔ میں چاہتا ہوں کچھ ہو۔

C: (B کے آگے آکر) میں سمجھ سکتا ہوں۔ ہم سب یہاں سے نکلنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کا کوئی حل ضرور نکالیں گے۔

B: کیسا حل؟ یہ کیسی جگہ ہے؟ ہم یہاں پھنس چکے ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ کوئی آزمائش، کوئی مقابلہ ہے LAST MAN STANDING ~~LAST MAN STAN~~

C: یہ ہمارے صبر کی آزمائش ہے۔ (B کے بازو پکڑ لیتا ہے)

B: ~~یہاں~~ یہاں میرے کنٹرول میں کچھ نہیں۔ مجھے بہت غصہ آتا ہے جب کوئی چیز میرے بس میں نہ ہو۔ میں ہمیشہ contralling position میں رہا ہوں۔ ہمیشہ order دیتا رہا ہوں۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اگر میں کسی کمتر ہوں۔ کوئی مجھ سے بہتر ہو۔ مجھے نفرت ہے اس جگہ سے (ہاتھ ڈھیلے چھوڑ دیتا ہے)

C: تم ہمارے لیڈر ہو۔ میں معافی مانگتا ہوں اگر میری کوئی بات بری لگی۔ پلیز ہم دونوں کو معاف کر دو (B بازو چھڑا کر کرسی پھینک کر پرے چلا جاتا ہے۔

B: میرے پاس ہمیشہ ہر مشکل کا حل ہوتا تھا. سب لوگ مجھ سے مشورہ
کرنے آتے تھے. ہر کوئی میری رائے کے مطابق چلتا تھا.
C: تم ایک اچھے لیڈر ہو. (B کے پاس جا کر ہاتھ ملانے کے لیے بڑھتا ہے)
آئیے دوبارہ سے تعارف کرتے ہیں. میں C ہوں.
B: میں B ہوں.
A: (دور سے ہی. ڈرتے ہوئے) اور میں A ہوں (ہاتھ کھڑا کر کے)
C: جی، تو B صاحب. آپ کے خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہیے.
B ٹھنڈی آہ بھرتا ہے. اضطراب میں ادھر ادھر چکر کاٹنے لگتا ہے.
پھر کچھ دیر بعد اچانک کہتا ہے.
B: سکندر کا اس سب سے کیا تعلق ہے؟ ہم سب کو صرف وہی یاد ہے.
A: Good question
C: مجھے لگتا ہے کہ اس نے میرے ساتھ کچھ کیا تھا. میں اس کی مخالف
پارٹی کا ورکر تھا.
سب کچھ دیر سوچ میں گم رہتے ہیں
B: مجھے یاد کیوں نہیں آ رہا کہ سکندر نے میرے ساتھ کیا کیا تھا؟ (چڑچڑا کر)
C: شاید (سینے کے سرخ نشان پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے) شاید اس نے مجھے گولی
ماری تھی.
B: (اچانک اسے بھی اپنے سرخ نشان کا احساس ہوتا ہے) ہاں. اس نے تو مجھے
بھی گولی ہی ماری تھی. (C سے) تمہیں کیوں قتل کیا اس نے؟
A: کیا تم دونوں مردہ ہو؟ کیا تم مر چکے ہو؟
C: قتل ہو چکے ہیں. ہاں ہم قتل ہو چکے ہیں. لیکن ہمیں مردہ نہ کہو. میں سکندر
کی مخالف پارٹی کا ورکر تھا. اس نے مجھے میرے تین ساتھیوں سمیت
قتل کرا دیا تھا. میری پارٹی نے تو میری شہادت کا اعلان کیا تھا.
میں تو شہید ہوں. (A سے) تم کیوں مارے گئے؟
B: سکندر بہت ذلیل شخص تھا. اس کی ایک بہت بڑی کرپشن کے ثبوت
میرے ہاتھ لگ گئے تھے. میں ان کو عوام کے سامنے لانا چاہتا تھا.
مروا دیا گیا. میرے قتل کو دہشتگردی کی ایک اور کارروائی قرار دے دیا گیا

A: یہ تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ سکندر تو بہت اچھا آدمی تھا. اس نے
میرے گھر والوں کی بہت مدد کی. مجھے یاد آ گیا ہے کہ میں کیسے مرا.

مجھے خوشی ہے کہ میں نے سکندر جیسے عظیم آدمی کی ~~حفاظت کرتے ہوئے جان دی.~~ کے لیئے جان دی.

(B اور C دونوں حیرت سے) ہوا کیا تھا تمہارے ساتھ؟

A: میں سکندر کے ایک سیاسی جلسے میں شامل تھا. میں سٹیج سے کافی دور تھا. لیکن سکندر کی آواز سن سکتا تھا. وہ پُرامید لہجہ وہ وطن سے بے لوث محبت. سکندر ہمیں روشن مستقبل کی تصویر دکھا رہا تھا. اچانک مجھ سے کچھ ہی فاصلے پر ایک دھماکہ ہوا. زوردار دھماکہ. ایک لمحے بعد مجھے ایسا لگا کہ میرے بدن کا ایک ایک حصہ چیر دیا گیا ہو. میری آنکھوں نے آخری منظر سکندر کے سٹیج سے بھاگتے ہوئے سکندر کا دیکھا. اور میں نے اس اطمینان سے جان دی کہ میرے ملک کا مستقبل سلامت ہے. سکندر سلامت ہے.

(C A کو حوصلہ دینے کے لیئے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا ہے)

B: امیرِ شہر غریبوں کو لوٹ لیتا ہے
کبھی بہ حیلۂ مذہب، کبھی بنامِ وطن

عین ممکن ہے کہ وہ دھماکہ سکندر نے خود ہی کرایا ہو. عوامی ہمدردی حاصل کرنے کے لیئے. اور ممکن ہے کہ امداد کی جس رقم کا اعلان کیا گیا تھا وہ سکندر اور اس کے افسروں نے کھا لی ہو. اور تمہارے بھائی کو اس کی قابلیت سے انتہائی کم درجے کی نوکری دی گئی ہو. شاید چپڑاسی کی. اور تمہاری بیٹی کو جس سکول میں مفت پڑھایا جا رہا ہو ~~وہاں~~ اس کے باہر سے گزرنا بھی سکندر کو گوارا نہ ہو. شاید تمہاری بیٹی سکول میں گندا پانی پیتی ہو.

A: نہیں نہیں، خدارا یوں مت کہو (اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیتا ہے)

C: یہ دیکھو تمہاری پیٹھ پر بھی سرخ چھینٹے ہیں جو اب تک تمہاری نظروں سے اوجھل رہے (A اونچی اونچی چیخنے لگتا ہے)

B: اب میں جان گیا ہوں کہ میں یہاں کیوں ہوں. مجھے کس کا انتظار ہے.
مجھے انتظار ہے اس دن کا جس دن موت سکندر کو اس دروازے

سے دھکیل کے اندر پھینکے گی۔ مجھے انتظار ہے اس دن کا

(جاندار آواز) وہ دن کہ جس کا وعدہ ہے
جو لوحِ ازل پہ لکھا ہے
ہم دیکھیں گے (Repeat) (میوزک)
لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے.....

A کی چیخیں مدھم پڑتی جاتی ہیں۔ آسمان سیاہ ہو جاتا ہے۔
اقبال بانو کی آواز میں

سب تاج اچھالے جائیں گے
سب تخت گرائے جائیں گے

یا

ہم محکوموں کے پاؤں تلے
یہ دھرتی دھڑ دھڑ دھڑکے گی
اور اہلِ حکم کے سر اوپر
جب بجلی کڑ کڑ کڑکے گی
ہم دیکھیں گے ......